مہاشہ ست دیو کا لاف و گزاف

بجواب

قرآن شریف میں اختلاف

اس رسالہ میں تیرہ ۱۳ اعتراض مہاشہ ست دیو کا مدلل جواب دیا گیا ہے

منجانب مدرسہ شمس العلوم بدایوں

مصنفہ

مولوی عبد الواحد ذوالکرم قادری

مولوی نظام الدین حسین نظامی پرنٹر

در نظامی پریس بدایوں طبع شد

ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہمیں کچھ ضد نہیں واعظ جو بنا میں اُن کو
وہ کوئی بات ٹھکانے کی کہیں بھی تو سہی

ناظرین آجکل مذہبی میدان میں جو اُدھم مچ رہی ہے جیسی دھما چوکڑی ہو رہی ہے وہ ظاہر ہے۔ ایسے زمانہ میں صحیح خیالات ظاہر کرنا بھی پبلک کو مغالطہ دہی کی حد تک پہنچا ہوا ہے مگر آریہ سماج کے نئے فاضل ست دیو جی چونکہ آج کل مذہب اسلام پر منہ آ رہے ہیں اور اپنے منہ آپ میاں مٹھو بنکر خواہ مخواہ لیاقت دکھا رہے ہیں جس سے خیال ہے کہ شاید کوئی نام کا مسلمان اُن کے دم میں آ جاے لہذا اُن کے اعتراضات کے جوابات پر قلم اُٹھاتا ہوں۔ اعتراض جیسے ہیں وہ سب صاحب ملاحظہ فرمالیں گے۔ شعر

نیچے بھی نہیں ہیں کے وہ ایسی ہی کہیں گے
جو بات کہیں گے سو انوکھی ہی کہیں گے

آگرہ مسافر اخبار میں چند نمبر قرآن پر تنقید کے عنوان سے نکل چکے ہیں جسکا مفصل جواب میرے ایک مکرم تحریر فرما رہے ہیں۔ قرآن شریف میں اختلاف اس سرخی سے جو نمبر نکلا ہے اُس مضمون کا جواب مع مہاشہ جی کی عبارت اعتراض کے حاضر کرتا ہوں۔ مہاشہ جی کی لیاقت تو نعرہ حیدری سے معلوم ہو گئی تھی مگر اس مضمون نے تو سارا کچا چٹھا کھول دیا اور بتا دیا کہ وہ غریب تو معمولی ترجمہ عربی سے بھی قاصر ہیں۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں اور خداوند عالم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مہاشہ کو راہ راست دکھلاے۔ آمین

اعتراض اول۔ واذ وعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ پ۱ ترجمہ اور جس وقت وعدہ کیا ہم نے موسے سے چالیس رات کا۔ اور اس آیت سے اختلاف ہے و وعدنا موسیٰ ثلٰثین لیلۃ پ۹ ترجمہ اور وعدہ کیا ہم نے موسے سے تیس رات کا۔

جواب مہاشہ جی اگر ذرا بھی غور کرتے تو یہ معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں آیتوں میں ہرگز بھی اختلاف نہیں مگر بقول کسیکہ چشم بداندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔ بُرا ہو نظر تعصب کا کہ اُس نے اس اتحاد کو بھی اختلاف دکھایا۔ اگر پوری آیت مہاشہ جی دیکھتے اور غور کرتے تو ایسا لغو اعتراض زبان پر نہ لاتے۔

حضت سنیے ووعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنٰہا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ ترجمہ اور وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے تیس راتوں کا اور پورا کیا اُس کو ساتھ دس اور کے پس تمام ہوگیا وعدہ اُس کے رب کا چالیس رات کا۔ مہاشہ جی اگر کوئی شخص ایک بات اجمالاً کہدے اور پھر اُس کو بالتفصیل بیان کردے تو اُس تفصیل کا ایک جزو لیکر کیا حکم اختلاف لگا سکتے ہیں۔

اعتراض دوم۔ ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماءٍ مسنون ترجمہ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی سڑی ہوئی کیچڑ سے اور اس آیت میں اختلاف ہے خلق الانسان من نطفۃ ترجمہ پیدا کیا انسان کو نطفہ سے۔

جواب۔ مہاشہ جی ذرا ہوش دحواس سے اعتراض کیا کیجیے سوچ سمجھ کر بات منہ سے نکالا کیجیے خالی آریہ میں ہی فخر آریہ سماج بننا چاہتے ہو تو البتہ ٹھیک ہے۔ بات ڈھنگ کی ہو یا نہ ہو اعتراض معقول ہو یا نہو یا تمھاری بلا سے اخبار کا کالم بھر جاے تاکہ جاہل پارٹی میں نام ہو۔ مہاشہ جی تم نے آیت اولیٰ کے سیاق وسباق پر بھی غور نہ کیا ورنہ ہر کے بعد ہی آتی ہیں واذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من صلصال من حماءٍ مسنون فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین الخ صاف تبلا رہی ہیں کہ مراد آیت اولیٰ میں انسان سے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لیے کہ ملائکہ کو حکم سجدہ سوا اُن کے کسی اور کے لیے نہیں کیا گیا اور مراد آیت ثانیہ میں عام افراد انسان ہیں۔ یاد رکھیے اختلاف مضامین اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی واقعہ پر دو حکم مخالف لگائے جائیں جیسے ایک ہی خدا قادر مطلق بھی ہو اور بغیر روح و مادہ کے دنیا بھی پیدا نہ کر سکے مگر تم کرو کیا خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔ وید میں اختلاف قرآن پر الزام۔ سچ ہے

مجھکو الزام وہ دیتے ہیں وفاداری کا
اک ذرا اپنی جفاؤں پہ پشیمان نہیں

اعتراض سوم۔ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم ولا یتسآءلون۔ ترجمہ پس جس وقت کہ پھونکا جاویگا صور میں پس نہیں نسب درمیان اُن کے اور نہ ایک دوسرا پوچھا جاویگا (ملخصاً) اور اس آیت میں اختلاف ہے واقبل بعضھم علی بعض یتسآءلون۔ ترجمہ اور منہ کریں گے بعض اُن کی طرف بعض کے

اور پوچھتے ہوں گے آپس میں۔

جواب ۔ مہاشہ جی تم اور قرآن پر اعتراض محض ترجمہ کرنے کا بھی سلیقہ نہیں پھر اتنا بڑا دعویٰ اگر جہالت کی ترنگ نہیں تو اور کیا ہے یتسائلون کا ترجمہ (پوچھا جاویگا) کس قاعدے سے کیا ہے خیر سے آپ تو بڑے عربی داں سماج کے فاضل محقق بنے ہوئے ہیں گر حقیقت سماجیان معلوم شد ۔ اب ہم سے سنیئے ان دو مختلف واقعات میں تضاد کہاں ہے اور اختلاف کس طرح ثابت ہوتا ہے مہاشہ جی آیت اول واقعہ محشر ہے کہ ایک دوسرا آپس میں بات چیت نہ کریگا اور آیت ثانی واقعہ جنت کہ خوش خوش آپس میں بات چیت کرتے ہوں گے رہ مسلمانوں کی خدا کی خاص رحمت ہے اور مقام جنت اس کی عطا و رضا کا خاص ہمیشگی کا محل جہیں کوئی نیوگی گندہ قدم نہ رکھ سکے گا ، اب بھی اگر اختلاف ہو تو ثابت کیجئے ۔ مہاشہ جی ذرا ہوش و حواس درست کر کر اعتراض کا نام لیا کیجئے مگر نصیب دشمناں عقل ہوتی تو دیانند ہی مکر کے پھندے ہی میں کیوں پھنستے ۔ آپ کیا کریں جبکہ آپکے گرو کی تعلیم ہی یہی ہے کہ اُلٹے سیدھے غلط سلط سمجھے بے سمجھے اعتراض کا نام بدنام کیا کرو۔

لاکھ کمسن ہیں مگر ہٹ ہے قیامت اُن کی
اس پہ مچلے ہیں کہ ہم زخم جگر دیکھیں گے

اعتراض چہارم ۔ **فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین** ترجمہ پس ڈالدیا موسےٰ نے عصا کو پس بن گیا وہ ثعبان یعنی اژدہا بہت بڑا ۔ اور اس آیت میں اختلاف ہے **فالقٰہا فاذا ھی حیۃ تسعیٰ** ۔ ترجمہ پس ڈالدیا موسیٰ نے لکڑی کو وہ ہوگیا دوڑتا سانپ ۔

جواب ۔ مہاشہ جی اختلاف بتلانے سے پہلے یہ تو دیکھ لیا ہوتا کہ حیہ اور ثعبان کے معنی کیا ہیں ۔ اور یہ معنی آپس میں متضاد بھی ہیں یا نہیں اگر متضاد ہیں تو خلاف ورنہ لاف و گزاف ۔ سنیئے حیہ عام ہے اور سانپ کو بسبب زیادتی حیات کے یا بسبب بل کھانے کے حیہ کہتے ہیں اور یہ دونوں سبب ثعبان میں بھی موجود ہیں پس حیہ ثعبان پر بھی صادق آتا ہے اب تو آپکا اختلاف بتانا اعتراض جانا اسی طرح اُٹھ گیا یا نہیں جیسے آریہ سماج سے علم و عقل ۔ اور سنیئے آیت اول دربار فرعون کا واقعہ ہے (جو تمہارا مذہبی رشتہ دار تھا) اور آیت ثانی وادیٔ ایمن کا پس اختلاف واقعات رافع اختلاف ہے ۔ مگر کون سمجھے

وہ تو ہر بات میں ضد کرتے ہیں
بات سچی کبھی سنتے ہی نہیں

اعتراض پنجم - ان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون ترجمہ اور تحقیق ایک دن نزدیک رب تیرے کے مانند ہزار برس کے ہوتا ہے ان دنوں سے جن میں تم گنتے ہو۔ اور اس آیت میں اختلاف ہے - تعرج الملائکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ترجمہ چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اُس کے بیچ ایک دن کے کہ مقدار اُس کی پچاس ہزار برس کی راہ ہے۔

جواب - اختلاف مقدار قیامت باعتبار اشخاص وحالات ہے اس لیے جس شخص کی جسقدر حالت خراب زیادہ ہوگی اُسی قدر اُس کو سختی زیادہ محسوس ہوگی اور یوم قیامت طویل معلوم ہوگا - معاشرہ جی شب غم کی طوالت مشہور ہے باوجود اس بات کے کہ سب راتیں برابر ہوتی ہیں - جبکہ دنیاوی غموں کے سبب وقت طویل معلوم ہوتا ہے تو اُس غم میں جو ان غموم وآلام سے بدرجہا زیادہ ہے کیوں نہ وقت زیادہ معلوم ہوگا - پس دونوں آیتوں میں مقدار یوم باعتبار اعتبارات واحوال واستعداد ہے - دوسرے آیت اول میں اظہار قدرت خداوندی ہے اور آیت ثانی میں مقدار قیامت بیان کی گئی ہے اب باوجود اختلاف مضامین اختلاف ثابت کرنا آپ ہی جیسے عقل مجسم کا کام ہے - ایسی دھوکہ بازی سے مسلمان مجلس فاضل معاشرہ دیکھیے گا سماج میں پوری کچھڑی مل جائیں گی - بھلے آدمی کوئی بات تو ڈھنگ کی کہو ساری عقل سماج میں داخل ہوتے ہی تبت کو پارسل کر دی اور وہ ہی خالی جھک جھک رہ گئی۔

هم جو کہتے تھے وہی ہو کے رہا حضرت دل
بدزباں ہو گئے وہ بیٹھ کے بیباکوں میں

اعتراض ششم - ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا ترجمہ - نہیں طاقت واسطے آدمی کے یہ کہ بات کرے اُس سے اللہ مگر وحی کے ذریعہ یا پردہ کے پیچھے یا بھیجا ہے کسی پیغام پہنچانے والے کو - اور اس آیت میں اختلاف ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما ترجمہ اور خوب ہی بات چیت ہوئی ہماری موسیٰ سے۔

جواب - کلام مستلزم اس بات کا نہیں کہ بغیر حجاب ہی ہو ممکن ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے کلام من وراء حجاب ہو ذرا عقل کے ناخن لوا یئے اور خواہ مخواہ بچوں کو اپنے اوپر نہ ہنسائیے - ان دونوں آیتوں میں اختلاف کہاں سے نکال لیا ہے مصر برین عقل و دانش بباید گریست۔

اعتراض ہفتم - وبینہما حجاب ترجمہ اور ہوگا اُن کے درمیان پردہ اور اس آیت میں اختلاف ہے۔ فضرب بینہم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاہرہ من قبلہ العذاب ترجمہ پس مارا جاویگا درمیان اُن کے کوٹ جس کے دروازے ہیں اندر کی طرف اُسمیں رحمت ہے اور جو باہر کی طرف ہیں اُسمیں عذاب۔

جواب - حجاب اور سور دونوں آیتوں میں مترادف ہیں پس اختلاف نہوگا کیونکہ حجاب مانع نظر کا نام ہے اور دیوار بھی مانع نظر ہوتی ہے بلکہ اُس دیوار کو جو واسطے منع نظر کے بنائی جاتی ہے پردہ کی دیوار بولتے ہیں مگر بنوں کے کھلے میدان میں رہنے والے کیا جانیں - دیکھو مہاشہ تمہارا اپدیشک لکھا تا ہے اور یقین رکھو پھر سماج میں بھی تمہارا ٹھکانا نہ رہیگا ابھی تو تمہاری اُلٹی سیدھی قابلیت کے بے سُرے راگ گائے جارہے ہیں مگر جب قلعی کھل گئی تو سب کے گلے بیٹھ جائینگے - اجہاب سے ایسے لچر اعتراض نہ کرنا -

بہم سمجھائے دیتے ہیں نہ کرنا بات تم ایسی
کہ جس سے دوست دشمن انگلیاں تجہپر اُٹھا بیٹھیں

اعتراض ہشتم - من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفہ اضعافاً کثیراً ترجمہ جو کوئی قرض دے اللہ کو قرض اچھا پس دُگنا کرے اللہ اُس کے لیے دُگنا بہت اور اس آیت میں اختلاف ہے یاایہا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوٰا اضعافاً مضعفۃ ترجمہ ای لوگوں جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ سود دُگنا

جواب - مہاشہ جی ربوا کے معنی ہی معلوم ہیں یہ اعتراض جس حد تک آپ کا مایہ ناز ہے وہ اسی سے باطل ہے کہ آ کو ربوا کے معنی معلوم نہیں سنیئے ربوا میں اتحاد جنسیں شرط ہے اور یہاں جنس اول اعمال حسنہ جن کی ترغیب دلائی جاتی ہے اور فرمایا جاتا ہے وہ اعمال تمہارے بطور قرض ہیں اور جنس ثانی ثواب پس اتحاد جنسیں مفقود وہ ربوا باطل - اعتراض غلط -

جو عقل و دانش نہ علم و حکمت وہی حماقت وہی جہالت + سماج مت میں گنوائی سب بات غضب ہے ست دیوجی غضب ہے

اعتراض نہم - لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی ترجمہ - نہیں ہے زبردستی دین میں کیونکہ ظاہر ہوگئی راہ پانی گمراہی سے اور اس آیت میں اختلاف ہے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ترجمہ اور مارڈالو کافروں کو یہاں تک کہ نہ باقی رہے کفر اور ہوجاوے دین اللہ کا -

جواب - مہاشہ جی قاعدہ ہے کہ ڈاکٹر اول زخم کی مرہم پٹی کیا کرتے ہیں اگر زخم اچھا نہیں ہوتا تو شگاف دیتے ہیں اسی طرح خداوند عالم نے اول حکم کفار کے حکم چھوڑنے کا کیا تاکہ اصلاح پذیر ہوجائیں اور دوسری آیت میں جو اس

آیت اول کے بعد نازل ہوئی ہے حکم مشرکین دیا تاکہ جرا پکڑ کر فساد نہ پھیلائیں جیسا کہ وہ عضو کاٹ ڈالا جاتا ہے جو اپنی خرابی کے سبب دوسرے صحیح اعضا کا مزاج فاسد کر دے اس سے معلوم ہوا کہ آیت اول ایک وقت تک خاص تھی اور آیت ثانی اُس کے بعد کا حکم ہے پھر اختلاف کے کیا معنی بلکہ یہ تو دو محل ابتدائی اور انتہائی حالت کفار کے بیان کیے گئے ہیں۔ کہو اب کچھ سمجھے۔

دیکھیے گھر سے نہ نکالا کریں وہ راتوں کو
خدا کرے وہ سمجھ جائیں میری باتوں کو

اعتراض دہم۔ قال ابراھیم ربی الذی یحیی ویمیت ترجمہ کہا ابراہیم (علیہ السلام) نے کہ رب مرا ملتا جلاتا ہے۔ اور اس آیت میں اختلاف ہے۔ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحیی الموتی ترجمہ۔ کہا ابراہیم (علیہ السلام) نے کہ خدایا تو کیسا مردہ کو زندہ کرتا ہے مجھے دکھلا دے۔

جواب ۔ آیت اول دربار نمرود کا واقعہ ہے اور آیت ثانی دوسری جگہ کا بلکہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) خود فرماتے ہیں۔ بلی ولکن لیطمئن قلبی ہاں مجھکو یقین تو ہے مگر علم مشاہدہ کا طالب ہوں تاکہ قلب کو کمال اطمینان حاصل ہو جائے۔ مہاشے جی اگر تم سے کوئی پوچھے کہ آپ کا مزاج کیسا ہے تو کیا آپ یہ سمجھیں گے کہ یہ شخص مجھکو بے مزاج جانتا ہے اگر آپ ایسا خیال کریں تو سخت غلطی کریں گے کیونکہ کیسا (جسکی عربی کیف ہے) سوال کیفیت سے ہوتا ہے اور سوال کیفیت سے عدم ذات لازم نہیں آتا بلکہ جس شی کی ذات معدوم ہو اُس کی کیفیت کا سوال بے معنی وار د اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم کو یقین احیاء اموات ضرور تھا البتہ طالب علم مشاہدہ ہوئے اور سوال کو کیف سے شروع فرما کر بتا گئے کہ نفس احیاء اموات کا ان کو یقین ضرور تھا پس اختلاف نہ رہا۔ اب فرمائیے یہ کیا ہے آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ ماشاء اللہ ایسی جو لکھتے ہیں وہ غلط۔

چال جو تم نے چلی ہیں وہ انوکھی ہی چلی
بات جو تم نے کہی سب سے نرالی ہی کہی

اعتراض یازدہم۔ ماننسخ من ایۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا ترجمہ جو بدلتے ہیں ہم کوئی آیت یا بُھلا دیتے ہیں اُس کو لاتے ہیں بہتر اُس سے یا مثل اُس کے اور اس آیت میں اختلاف ہے لا مبدل لکلمٰت اللہ ترجمہ نہیں کوئی بدلنے والا اللہ کے کلام کا۔

جواب۔ مہاشے جی آیت ثانیہ میں مبدل سے مراد غیر خدا ہے یعنی خدا کے سوا اُس کے کلموں کو اور کوئی نہیں بدل سکتا۔ اس کو اختلاف سے کیا علاقہ کیا خدا کی خدائی قدرت کے بھی منکر ہو چلے بس اتنا ہی سمجھ۔ معترض نگی شرط ہی کچھ اور ہیں کہ ہم سمجھے۔

اعتراض دوازدہم۔ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ ترجمہ اور واسطے اللہ کے ہے مشرق و مغرب پس جدھر کو منہ کرو تم ادھر ہی کو منہ ہے اللہ کا اور اس آیت میں اختلاف ہے فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ ترجمہ پس منہ پھیرو تم طرف مسجد حرام کے اور جہاں کہیں ہو تم پھیرو منہ اپنے کو طرف اُس مسجد کے۔

جواب۔ آیت اول میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جس طرف منہ پھیرو خدا مل سکتا ہے اور ہر طرف منہ پھیر کر نماز پڑھنے میں

جو نگر گڑ بڑ ہو جاتے اور یکجہتی قائم نہ رہتی اور ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ مسجد حرام کی طرف بوجہ
اُس کے اول بیت اللہ ہونے کے نماز پڑھنا پسند بھی تھا لہذا جہت عبادت خاص کر دی گئی اور آیت اول
بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ خدا ہر طرف مل سکتا ہے کوئی جہت اُس کے ملنے کے لیے خاص نہیں البتہ جہت عبادت خاص
ہے لہذا ان دونوں آیتوں میں اختلاف نہیں ہے۔ مگر سمجھے کون دیانندی تعلیم نے فہم و عقل کا مادہ ہی سلب کر لیا۔

سادگی اُن کی قیامت ہے غضب بھولا پن
اُن کو جو غیر سکھا دیں وہ ہی کہہ دیتے ہیں

اعتراض سیزدہم - قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین۔ ترجمہ کہہ دے
کافروں سے کہ نہیں عبادت کرتا میں اُس چیز کی جسکی تم عبادت کرتے ہو اور نہ عبادت کرنے والے ہو تم اُس چیز کی
کہ عبادت کرتا ہوں میں اُس کی اور نہیں ہوں میں پوجنے والا اُس کا کہ پوجتے ہو تم اُس کو اور نہ تم پوجنے والے ہو
اُس کو کہ پوجتا ہوں میں اُس کو تمہارے واسطے تمہارا دین ہے اور ہمارے واسطے ہمارا دین ہے۔ اور اس آیت
میں اختلاف ہے فاقتلوا المشرکین الخ ترجمہ بس مار ڈالو تم مشرکین کو۔

جواب - مہاشہ جی اسکا جواب نمبر ۵ میں ہو چکا یہ تو قرآن شریف کا عین اعجاز ہے کہ جو قاعدہ اُس نے تیرہ سو سال قبل بتایا تھا وہ
آج عام رائج ہے مگر باوجود اس عام رواج کے آپ کو تسبیح نظر آئے تو قرآن کا کیا گناہ بقول سعدی

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ان دونوں آیتوں میں دو حالتیں دکھلائی گئی ہیں جو ابتدائی اور انتہائی ہیں یعنی حکم پہلے صلح جوئی کا دیا گیا بعدہ انکی سرکشی پر سزا اُنکی بتادی گئی
مہاشہ جی۔ قانون ابتداءً نرم و آسان رائج کیا جاتا ہے اور بعض وقت حکام کو رعایا کا امتحان لینا ہوتا ہے انکی وفاداری کی جانچ منظور ہوتی ہے
تو ایسا وہ حکم سہل رائج کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم پر پہلے ہی سے سختی شروع کر دی اسپر بھی اگر وہ لاپرواہی اور قانون کے خلاف کرنے لگتے
ہیں جیسے آپکے بنگالی بھائی تقسیم بنگال اور بائیکاٹ کے شیدا ہو کر قانونی سزا پاتے ہیں۔ اسی طرح کفار کے متعلق ہے کہ شروع میں جو بزرگ قرآن نے پہلے
نرمی سے سنبھالنا چاہا پھر کی قدرتی مگر اپنا جبروت ظاہر کر دیا۔ کہو اب کچھ سمجھے خدا نخواستہ ایسا کیوں ہونے لگا دیکھو جناب اس وقت تم پر دستور تمہاری
معمولی خدمت کر دی گئی ہے اب بھی اگر تم نہ سنبھلے تو کوئی علاج کیا جائیگا کچھ سوچ سمجھ کر میدان میں آیا کرو اعتراض کرتے ہو مگر بیکار دعوی کرتے ہو
کہ قرآن میں اختلاف دکھاؤں گا مگر بے دلیل۔

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا ٭ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ناظرین اس وقت مہاشہ جی کے تیرہ اعتراضوں کا جواب نہایت مختصر طور پر بعجلت عرض کرتا ہوں آپ لوگ انصاف فرمائیں
مہاشہ جی کے اعتراض بلفظہ مع ترجمہ نقل کر دیے گئے ہیں ترجمہ پر قلم اس لیے نہیں اٹھایا ہے کہ وہ غریب عربی کیا جانے الٹا سیدھا اردو کتابوں
سے کچھ لکھ لکھا لیتا ہے۔ والسلام

ذو الکرم قادری

غلطنامہ رسالہ التناسخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۶	ہے	یہ ہے	۵	۱۹	اپنی طرح برکت	اسی طرح ترکت
″	۱۹	حادث سے حادث	حادث سے	″	۱۹	متعلق	بابت
۳	۵	نگمتہ	حکمت	۶	۲	ادہیان ۱۳ اکبترا	ادھیائی ۱۳ اکھنڈ
″	۷	پائی	پالی	″	″	اسک	آہنگ
″	۱۴	منسخ	فسخ	۸	۱	تلاش ہوی ہوچنید	بیوجہ تلاش ہوئی
″	۲۰	اخبار	اختیار	۸	۳	ہو یا بد محض	خواہ بد یا محض
۴	۱۲	اس	اس انتقال	″	۱۵	کسی خیر کا نہیں	کس جبر کا ہیں
″	۱۸	ایسا	ایسا کچھ	″	۱۸	جواب	جو جواب
۵	۲	بھکتنا	بھوگنا	″	۲۰	آپ نے پالیا	پالیا
″	۵	بھگتنا	بھوگنا	۱۰	۸	مجلس	مجلس
″	″	ترنک	تریک	۱۰	۱۱	حالت	قالب
″	۷	ابوراآل	انوراآل				
″	۷	سنتر ۲۰	منتر ۲	″	۱۴	ہے	میعادی ہی
″	۷	بھگتنی	بھوگنی	۱۱	۱	مذہب کے	مذہب سے
″	۸-۹	بیتری مال اور دیال	پتری پاں اور دیویاں	۱۱	۱۴	واقعہ ہوگا	واقعہ ہی یاد ہوگا
″	۹	بیتری مال	پتری پاں	۱۶	۱	فراد ہے	مراد ہیں
″	۹	بیاں باپ	ماں باپ	۱۸	۱۱	یوں قالب	یوں ہی قالب
″	۱۰	بھگتنا	بھوگنا	″	۲۱	وقت بھی	وقت
″	۱۲	ہیری	دینوی	۱۹	۱۹	اُسی نے	اُسی
″	۱۳	یا پھل کو بھگت کر	کے پھل کو بھوگ کر	.	.	.	.
″	۱۶	گذرتا ہے	گزرتا ہوا	.	.	.	.